مسلم ڈیزائنروں کے بنائے ہوئے ملبوسات میں فیشن اور حجاب کا امتزاج

باورڈ سنگوٹا

ہاشمی اور مونکش بر سرِ کار نوجوان مسلم خواتین کے لئے ملبوسات تیار کرنے میں مصروف۔

نائلہ ہاشمی (۲۳) اور فاطمہ مونکش (۲۵) غیر معمولی لڑکیاں ہیں۔ ان میں بہت کچھ مشترک ہے۔ دونوں نکاگی کٹ کے ہارٹ فورڈ میں بہترین سہیلیوں کی طرح پلی بڑھیں۔ دونوں کے باپ جنوبی ایشیا کے ہیں اور مسلمان ہیں۔ مائیں امریکی ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اور اب دونوں لڑکیاں ایسے نفیس ملبوسات تیار کرنے کے قول و قرار پر اٹل ہیں جن سے مسلمان عورتوں کو حجاب اور فیشن دونوں کے ساتھ کپڑے زیب تن کرنے کا موقع مل سکے۔

ان دونوں نے سلے سلائے ملبوسات کی نئی کمپنی 'ایوا خورشید' فروری ۲۰۰۹ میں شروع کی ہے۔ اگرچہ انہوں نے ڈیزائن تیار کرتے وقت خصوصی منڈی اور گاہکوں کو دھیان میں رکھا ہے لیکن انہیں امید ہے کہ مکمل گاہکوں کی زیادہ وسیع بنیاد تک پہنچ سکیں گی۔

ہاشمی نے کہا "یہ عام مسلمانوں کے طور پر شناخت کیا جا سکتا ہے لیکن کوئی بھی عورت ان ملبوسات میں کافی دیدہ زیب لگے گی۔" انہوں نے بتایا کہ وہ جو پوشاکیں بناری ہیں ان کی شناخت "۲۵ سے ۳۴ سال کی عمر کی برسرِ کار خواتین کے لئے نئے طرز حیات سے مطابقت کرتے امریکی لباس" کے طور پر ہوگی۔

ملبوسات کی کشمکش

ہاشمی اور مونکش جب نوجوانی کی دہلیز پر قدم رکھ رہی تھیں تب ہی انہوں نے کپڑوں کے نئے ڈیزائن تیار کرنے میں دلچسپی لینی شروع کر دی تھی۔ ہاشمی کا خاندان ۱۹۹۵ میں پاکستان سے امریکہ آیا تھا۔ تب وہ ۱۰ سال کی تھیں۔ وہ اگرچہ موسم گرما کی تعطیلات نکاگی کٹ میں ہی گذارتی تھیں۔ (ستمبر ۱۱، ۲۰۰۱ کے دہشت گردانہ حملوں کے بعد ان کا خاندان مستقلاً امریکہ میں سکونت گیر ہو گیا۔)

ہاشمی نے بتایا جس سال میں ۱۳ سال کی تھی اس سال گرمیوں میں جب ہم لوگ نکاگی کٹ آئے تو مجھے زبردست ثقافتی صدمہ پہنچا۔ میں نے یہ دیکھا کہ پاکستانی اور امریکی بلوغت کا کچھ بہت مختلف ہے۔ میرے ماں باپ چاہتے تھے کہ میں زیادہ شائستگی سے کپڑے پہنوں کیوں کہ میں بڑی ہو رہی تھی۔ میں چاہتی تھی کہ جیسے آرام دہ کپڑے دوسری لڑکیاں پہنتی ہیں ویسے ہی پہنوں لیکن ویسے کپڑے دکانوں میں نہیں تھے۔"

مونکش کا تجربہ بھی تقریباً ایسا ہی تھا۔ انہوں نے بتایا "ایسی کوئی ریڈی میڈ پوشاک دستیاب ہی نہیں تھی جو میں پہن سکتی۔ مونکش نے ہنستے ہوئے کہا کہ اکثر لڑکیاں اپنے کپڑوں کے اوپر "مسلم لڑکی کا بہترین دوست"، ایک لبادہ، ڈال لیتیں۔

ہاشمی اور مونکش دونوں نے اپنی اپنی والدہ سے سلائی سیکھی۔ مونکش نے کہا "میری والدہ نے مجھے ایک نمونے کی پیروی کرنا سکھایا اور یہ بھی کہ اگر میں کوئی خاص چیز چاہوں تو اس نمونے کو بالکل مختلف انداز سے استعمال کر سکوں۔ میں نے ۱۶ سال کی عمر سے اپنے کپڑوں کو سینا شروع کر دیا تھا۔ اسی سال موسم گرما میں نائلہ اور میں نے اپنی آنے والی زندگی کا راستہ طے کر لیا۔

آرام اور پوشاک

ان دونوں لڑکیوں نے مناسب پوشاک کی اپنی الگ الگ تعریفیں طے کر لی ہیں۔ ہاشمی نے وضاحت کی "میری پرورش ایک بہت راسخ العقیدہ گھرانے میں ہوئی۔ میرے والدین اس پر بضد تھے کہ میں اس طرح کے کپڑے پہنوں جن میں شائستگی ہو اور جسم پوری طرح ڈھکا رہے۔ بالآخر میں نے اپنے لئے آرام دہ کپڑے تلاش کر لئے۔ میں چھوٹی بانہوں (شارٹ سلیوس) کے کپڑے پہنے گی۔ لیکن اس کا گلا نیچے نہیں ہوتا تھا۔ ایسا نہیں کہ بدن جھلکے۔ ہر کسی کو کہیں نہ کہیں ایک سطح پر اپنے لئے آرام دہ کپڑے مل جاتے ہیں۔

مونکش کا طرزِ عمل ضابطوں سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس سے کہ وہ کس چیز کو درست سمجھتی ہیں۔ انہوں نے کہا "میرا مسئلہ یہ تھا کہ میں ٹینک ٹاپ یا شارٹ ڈریس نہیں پہن سکتی تھی۔ مجھے آرام نہیں ملتا تھا۔ اس کے علاوہ میں اپنے بالوں کو بھی ڈھکتی ہوں۔ بال ڈھکنا میں نے ۱۴ سال کی عمر سے شروع کر دیا تھا۔"

مخلوط خاندان میں پرورش

نائلہ ہاشمی کی والدہ کی پرورش ایک کیتھولک عیسائی کے طور پر ہوئی۔ ان کے والد پاکستانی ہیں۔ ۱۹۷۰ کی دہائی میں امریکہ آئے اور اب باضابطہ امریکی شہری ہیں۔ ہاشمی نے بتایا کہ "میری والدہ زیرِ تعلیم تھیں۔ وہ نرس بننا چاہتی تھیں کہ ان دنوں میرے والد سے ان کی ملاقات ہو گئی۔ والد ہارٹ سرجن ہیں۔ میری والدہ میرے والد سے جو کہ بہت مہربان اور فیاض ہیں اس قدر متاثر ہوئیں کہ انہوں نے میرے والد کے مذہب میں دلچسپی لینی شروع کر دی اور بالآخر مذہب تبدیل کر کے اسلام میں شامل ہو گئیں۔"

ہاشمی ہارٹ فورڈ میں ہر اتوار کے دن اسلامی اسکول میں اپنے دیگر تین بہن بھائیوں کے ساتھ پڑھنے جاتی تھیں۔

مونکش کے والد بنگلہ دیشی ہیں۔ وہ ۱۹۷۱ میں امریکہ چلے آئے۔ مغربی ورجینیا میں اپنے کزن کے پاس انہوں نے قیام کیا۔ مونکش کی والدہ ایک دوست سے ملنے گئیں تو وہاں ان کی ان سے ملاقات ہو گئی۔ شادی سے پہلے مونکش کی والدہ نے اسلام قبول کیا۔

فیشن کی دنیا کا راستہ

پبلک ہائی اسکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مونکش نے یونیورسٹی آف نکاگی کٹ اور سنٹرل نکاگی کٹ اسٹیٹ یونیورسٹی میں تعلیم اور آرٹ میں فراغت حاصل کی۔ گریجویشن کے بعد وہ نیویارک سٹی منتقل ہو گئیں۔ پہلے موسم گرما میں وہ ہاشمی کے ساتھ ہی ایک اپارٹمنٹ میں مقیم رہیں۔ ہاشمی اس وقت انسٹی ٹیوٹ آف فیشن ٹکنالوجی میں زیرِ تعلیم تھیں۔

مہمان نوازی: ہاورڈ سنگوٹا

اسرائیلی ڈیزائنر ایلی طاہری کیلئے خواتین کے سوئمر کا ڈیزائن تیار کرنے کا کام حاصل کر لیا۔ مونکش بھی فیشن کے شعبے میں ہی کام کر رہی ہیں۔ پہلے انہوں نے 'گوگی' کیلئے کام کیا جو کہ ہپ ہوپ شہری مردانہ کپڑے بنانے والی کمپنی ہے۔ اس کے بعد وہ 'موب' سے وابستہ ہو گئیں۔ یہ خواتین کے ایسے سلے سلائے کپڑوں کے لئے مقبول کمپنی ہے جسے پہن کر وہ گھر سے باہر نکل سکتی ہیں۔ ہاشمی اور مونکش شام کے وقت کام کرتی ہیں۔ اختتام ہفتہ پر بھی کام کرتی ہیں۔ تاکہ زیادہ پیسہ کما سکیں۔ یہ جدوجہد ہے۔ ہاشمی کوئنس میں رہتی ہیں۔ اور مونکش اپنے شوہر کے ساتھ بروکلن میں سکونت گیر ہیں۔ لیکن یہ دونوں لڑکیاں اپنے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔

جس انداز کے کپڑوں کا خیال ان کے ذہن میں تھا اسی کے تناظر میں انہوں نے اپنی کمپنی کا نام رکھا۔ ہاشمی نے وضاحت کی کہ "ایوا فاطمہ کی ثانی کا نام ہے۔ اور خورشید میرے والد کی والدہ کا نام ہے۔" ان لڑکیوں کی ملبوسات کے ڈیزائن کی طرح اس نام میں بھی دونوں ثقافتیں سمٹی ہوئی ہیں۔

'ایوا خورشید' نے فروری میں پہلی بار کوٹوری میں اپنی نمائش لگائی۔ نیویارک سٹی میں یہ فیشن کی تجارت کا ایک بڑا شو ہوتا ہے۔

ہاشمی اور مونکش ابھی بھی اپنا دن کا کام نہیں چھوڑ رہی ہیں۔ البتہ انہیں اس کی امید ہے کہ ان کے تیار کردہ ملبوسات اس صنعت میں ایک ضرورت کی تکمیل کر سکیں گے۔ ہاشمی نے کہا "ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم جو کام کر رہے ہیں اس میں ہماری کمپنی سب سے بڑی اور سب سے اچھی ہو۔ کیونکہ ہماری کمپنی کی ملبوسات کسی دوسرے برانڈ کی طرح نہیں ہیں۔"

باورڈ سنگوٹا امریکہ ڈاٹ گو دے وابستہ خصوصی نامہ نگار ہیں۔

بشکریہ: مدین ہاشمی

نیچے: نیویارک سٹی نائلہ ہاشمی (بائیں) اور فاطمہ مونکش۔ دیگر تصاویر میں ان دونوں کے تیار کردہ ملبوسات میں ملبوس ماڈلز۔